

پینے کے لئے پانی نہ ملا۔ کبھی کھانے کے لئے درختوں کے پتوں پر گزارا کیا۔ کئی کئی دن فاقہ کشی میں گزارے۔ بستر پر خواب ان کے لئے محض ایک خواب اور قصہ پارینہ سے کم نہ تھا۔ تاک کہ اپنی منزل شہادت کو پایا۔

در رہ منزل سیلی کہ خطر ہاست بچاں
شرط اول قدم آن ست کہ مجنوں باشی

مولانا حبیب الرحمن حقانی شہید عرف مولانا فتح اللہ حقانی

ابھی مولانا اسمد گل حقانی کا خون تازہ ہی تھا کہ کاروان کشتگان عشق اور جاں سپارن راہ خدا میں ایک اور فرزند کا اضافہ ہوا۔ ابھی ان کی جدائی کا زخم ہر اسی تھا کہ اسی نوع کا دوسرا انتہائی المناک و کرب انگیز سانحہ قضا و قدر اور کلاک تقدیر کے فیصلے کے مطابق ظہور پذیر ہوا۔ یہ سانحہ حضرت مولانا حبیب الرحمن حقانی عرف مولانا فتح اللہ حقانی کی شہادت کا ہے۔

جور کے تو کوہ گراں تھے ہم جو چلے تو جاں سے گزر گئے
رہ یار تجھے قدم قدم ہم نے یادگار بنا دیا

آپ نے دارالعلوم حقانیہ میں ۶ اربشوال ۱۳۸۹ھ کو فارم داخلہ پیر کیا

نام - مولوی حبیب الرحمن - ولد بیت عبدالرحیم

مقام - فخری - ڈاک خانہ وزی - حقانہ وزی - تحصیل گردیز - ضلع پکتیا - صوبہ خوست - ملک افغانستان

یہاں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں آپ نے مندرجہ ذیل کتابیں پڑھیں۔

بیہنادی شریعت - حسامی - تصریح - شرح چغنی - اقلیدس - شرح عقائد - خیالی - ہدایہ آخرین - تلویح توضیح مسلم الباقی

مختصر المعانی - شرح نختہ الفکر - اور دورہ حدیث شریف مکمل - ۱۳۹۲ھ میں آپ تحصیل علوم سے فارغ ہوئے عازم محاذ

جنگ ہوئے - مولانا اسمد گل حقانی اور مولانا فتح اللہ حقانی دونوں حضرات مولانا جلال الدین حقانی کے دست و بازو

تھے - ان سے آپ مشورہ لیتے - اور ان کی رائے کو اولیت حاصل تھی - تنظیمی اور دفتری امور میں بھی مولوی فتح اللہ کو

کافی دخل تھا - مسلح جہاد کے دوران آپ نے دہریوں اور کمیونسٹوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا - قلعہ باڑی

میں جو پاکستانی حد کے قریب ہے - وہاں پر آپ نے مولانا جلال الدین صاحب حقانی کی زیر قیادت دشمن پر پھر پور حملہ

کیا - جس میں دشمن کے کافی افراد موت کے گھاٹ اتار دیے - علاوہ انہیں اسلحہ کا بہت سا ذخیرہ ان کے ہاتھ لگا

جس میں دو ٹینک - صحیح و سالم تھے - اسی طرح ڈبگی قلعہ جس میں بہت سے روسی اور کار ملی مورچہ بند تھے - شہید

موصوف مولانا جلال الدین اور مولانا اسلا خان کی معیت میں اس قلعے پر حملہ آور ہوئے۔ مال غنیمت جس میں دو بکتر بند گاڑیاں بھی تھیں کے علاوہ دشمن کے کافی سپاہی لقمہ اجل بن گئے۔ جاج میدان میں ایک نہایت ہی سخت اور محفوظ مورچہ پر آپ نے حملہ کیا جس میں آپ برمی طرح محصور ہو گئے۔ لیکن تائید ایزدی اور نصرت خداوندی نے آپ کو صحیح و سالم رکھا۔ قلعہ میں جتنے بھی فوجی تھے وہ ہلاک کر دیے گئے۔ اور ان کے اسلحہ خانہ پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔ اس لڑائی میں ان کا ایک تڈر اور سر فروش ساتھی پیر مضرت زرومان نے جام شہادت نوش کیا۔

گذشتہ ماہ رمضان میں اسی طرح ایک معرکہ کے دوران آپ کی آنکھ شدید زخمی ہو گئی۔ آنکھ تو بیچ گئی لیکن اس کی نظر بحال نہ ہو سکی۔ اس کے بعد آپ حج بیت اللہ تشریف لے گئے۔ فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد جب آپ دوبارہ محاذ جنگ پر تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھی مولانا احمد گل حقانی کا سانحہ ارتحال پیش آیا۔ آپ نے اپنے عزم و ہمت کے کوہ گراں ساتھی کے جنازہ میں شرکت کی۔ اس کے دل کی کیفیت کیسی تھی۔ اس پر اس وقت کیا بیت گئی ہوگی۔ جب اپنے سفر و حضر محاذ جنگ اور گوریلا زندگی کی صعوبتوں کا ساتھی اس نے اپنے ہاتھوں سے آغوش قبر میں اتارا۔ ۵

غزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں کے مرنے کی
دوا نہ مر گیا آخر کو دیرانے پہ کیا گذری

مولانا احمد گل صاحب شہید کی تمہیر و تکفین کے بعد آپ دوبارہ محاذ جنگ تشریف لے گئے۔ اب کے بار آپ دشمن کے لئے شعلہ جوالہ بن گئے۔ اپنے شہید ساتھی کے خون آلود چہرہ نے آپ کے لبوں میں حدت و حرارت پیدا کی۔ اور سر سے کفن باندھ کر ایک نئے جذبے، نئے شوق اور نئے ولولے کے ساتھ مجاہدین کا ایک حبش پر طیش لے کر حملہ آور ہوئے ۵

زندگی آ تجھے قاتل کے حوالے کر دوں
مجھ سے یہ خون تمنا نہیں دیکھا جانا

بروز جمعہ مورخہ ۱۲ ستمبر کو آپ لالیپڑہ کے محاذ پر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دے رہے تھے۔ اس کے ساتھ اس کے ساتھی مولانا طالب محمد حقانی بھی تھے۔ کہ دشمن کی طرف سے تھری مارٹر کی گولہ باری شروع ہوئی۔ ایک گولہ آپ اور آپ کے ساتھی مولانا طالب محمد حقانی پر لگا۔ جس سے دونوں موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ جب ان دونوں کی شہادت کی خبر میراں شاہ پہنچی تو تمام علاقے میں صدمہ مٹم بچھ گئی۔ ہر چہرہ پژمردہ اور ہر سوغم و اندوہ کا گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔

ابھی ایسی تو سنسان نہ تھی ہجر کی رات
دور تک قافلہ صبح کے آثار نہیں

مجاہدین نے ان دونوں کی لاشوں کو بکسوں میں بند کئے۔ اور وہاں سے تدفین کے لئے میرا شاہ لائے۔ جوں ہی یہ بکس نمودار ہوئے۔ آنسوؤں کا سیلاب اٹھ پڑا ہزبان پرانا لٹوانا الیہ راجعون۔ اور ان کے سرفروشانہ کارناموں کا تذکرہ تھا۔ ہر آنکھ ایک جھٹک دیکھنے کے لئے بیتاب تھی۔ لیکن چونکہ ان کو چوٹی سرور پر آئی تھیں۔ اس لئے لوگ ان کے دیدار سے محروم رہے۔ نماز جنازہ ٹکڑاڑوں کی تعداد میں عوام و خواص اور علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ مولوی فتح اللہ شہید کے بھائی مولانا سجد الرحمن نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد یہ دونوں میرا شاہ کے قبرستان شہداد میں سپرد کر دیے گئے۔ جہاں مولانا احمد گل حقانی کی روح استقبال کے لئے موجود تھی۔ ہفت روزہ تکبیر کے مدیر محترم مولانا فتح اللہ حقانی کے بارے میں اپنے تاثرات یوں بیان کرتے ہیں۔

”صوبہ پکتیا میں عالیہ رشتی حملہ کے نتیجے میں مولوی احمد گل کے بعد ایک اور عظیم کمانڈر مولوی فتح اللہ شہید ہو گئے۔ مولوی فتح اللہ بھی میٹراں ہی میں شہید ہوئے ہیں۔ جہاں مولوی احمد گل نے جان کا نذرانہ پیش کیا تھا۔ واضح رہے کہ صوبہ پکتیا جو افغانستان میں جہاد کی شدت کے اعتبار سے نمایاں حیثیت کا مالک ہے۔ اپنے دامن میں ہزاروں شہداد کے لہو کی خوشبو بسائے ہوئے آج بھی روسیوں کے لئے لوہے کا چننا ثابت ہو رہا ہے۔

یہ صوبہ اس اعتبار سے ممتاز حیثیت کا مالک ہے کہ افغانستان میں جہاد کا آغاز ہی اس سے ہوا تھا۔ یہ سردار داؤد کا دور تھا۔ جب شعاہ اسلام کا کھلے عام استہزاء کیا جانے لگا۔ اور کمیونزم کو بحیثیت ایک نظام کے قبول کرنے کی سرعام باتیں ہونے لگیں۔ صوبہ پکتیا ہی سے رد عمل کے طور پر جہاد میں شرکت کا آغاز ہوا۔ مولانا جلال الدین حقانی ان تمام معاملات کی رہبری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ان کے ساتھیوں میں تین افراد بہت نمایاں تھے۔ پہلے مولوی احمد گل شہید۔ دوسرے مولوی فتح اللہ شہید اور تیسرے مولوی نظام الدین عرف مولوی طور جو بحمد اللہ اسراں مرکز کے عمومی کمانڈر ہیں۔ جو درہ سٹ کنڈو پر واقع ہے۔

مولوی فتح اللہ شہید کی عمر تقریباً ۴۵ سال تھی۔ ابتدائی تعلیم افغانستان کے مختلف مدارس میں حاصل کی۔ اور اس سلسلہ میں قندہار اور غزنی کے دینی مدرسوں سے استفادہ کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے اکوڑہ میں واقع دارالعلوم حقانیہ تشریف لے آئے۔ اور بقیہ تعلیم کی تکمیل یہیں کی۔ سردار داؤد کے دور میں جب مولانا جلال الدین حقانی نے مکی جہاد کا آغاز کیا تو مولوی فتح اللہ ان کے شانہ بشانہ شریک تھے اور تمام معاملات میں ان کے معاون خصوصی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

حقانی صاحب کی غیر موجودگی میں مولوی فتح اللہ شہید یا مولوی احمد گل ہی کو تمام معاملات کی نگرانی اور مسائل

کے بارے میں فیصلے کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ مولوی فتح اللہ شہید نے دہرہ کاندھلہ۔ سٹہ کاندھلہ۔ زرمست۔ گردیز۔ نومست۔ گوگن۔ لیٹراں۔ باڑی اور دیگر بے شمار مقامات پر روسیوں کے خلاف جہاد میں بنفس نفیس حصہ لیا اور کئی معرکوں کی براہ راست کمان بھی کی۔

ثرواد مرکز کی تعمیر کے لئے جو ٹیم بنائی گئی تھی۔ مولوی فتح اللہ اس کے اہم ترین رکن تھے انہوں نے ہی گردیز کے پورے علاقے کا سروے کیا۔ اور موجودہ جگہ کا بحیثیت اس مرکز کے انتخاب کیا۔ جو آج افغانستان کا سب سے بڑا اور بفضل تعالیٰ سب سے مضبوط مرکز ہے۔

مولوی فتح اللہ حقانی مجاہدین کے درمیان انتہائی واجب الاحترام حیثیت کے مالک تھے۔ انتہائی کم گو دیکھنے میں مرتجان مرنج حلقہ یاران میں برہنیم کی طرح نرم اور رزم حق و باطل میں فولاد کی طرح سخت وہ ایسے مجاہد اور عالم دین تھے۔ کہ جن کے روز و شب آہ سحر گاہی اور نالہ نیم شبی میں گزرے تھے۔ دبلے پتلے اور درمیانی قد کے اس عظیم مجاہد کا جسم اپنے اندر بڑی توانا روح رکھتا تھا۔ موٹے موٹے شیشوں سے جھانکتی ہوئی ان کی بڑی اور روشن آنکھیں اور ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ اپنے مخاطب کا دل موہ لیتی تھیں۔ ہر فرد سے ملتے وقت اپنی بایں کشادہ کر کے اسے سینے سے لگاتے۔ اور دیر تک اس کا حال احوال پوچھتے۔

۱۳ ستمبر جمعہ کا روز تھا۔ جو دو روز قبل فریضہ حج کی ادائیگی سے واپس لوٹے تھے۔ لیٹراں کے مرکز پر واقع ایک بلند مورچے میں اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ جن میں سعید خیل کے علاقے کے کمانڈر شاہ معین اور میراں شاہ میں مجاہدین کے دفتر اسپارچ مولوی صالح محمد (طالب محمد فانی) شامل تھے جنگی حکمت عملی کے بارے میں تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ بمباری پوری شدت سے جاری تھی۔ اور قریب ہی واقع دشمن کی چھاؤنی اور اس کے حملہ آور کنوائے سے ٹینکوں، توپوں اور مارٹر کی گولہ باری سے پہاڑوں کی چٹانیں ریزہ ریزہ ہو رہی تھیں۔ مولانا فتح اللہ بمباری کی شدت سے بے نیاز اپنے سامنے پورے علاقے کا نقشہ پھیلائے مجاہدین اور دشمنوں کی پوزیشنوں کا جائزہ لے رہے تھے کہ ناگہاں ۱۴ مارٹر توپ کا ایک گولہ عین مورچے میں آگرا۔ اور مولوی فتح اللہ اپنے دو عظیم ساتھیوں کے ساتھ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا طالب محمد حقانی شہید

اب کاوش عسروم تجھے ڈھونڈ رہی ہے

اک تو یہی تو سرمایہ خونی جگہاں تھا

آپ نے دس سال کا طویل عرصہ دارالعلوم حقانیہ میں گزارا۔ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۳۸۳ھ کو فارم داخلہ چھپا کیا۔ نام